خوب جان لو اللہ کے ذکر سے دلوں کو چین ملتا ہے۔
غافلوں کو ذاکر، ناشکروں کو شاکر، بھولے ہوئے کو اپنے رب کی یاد دلانے والا ایک مضمون

بنام

خدا کو یاد کر پیارے

مُرتّب

مولانا تطہیر احمد رضوی

ناشر

اسلامی کتب خانہ

قصبہ دھونرہ، ضلع بریلی شریف یو، پی

Rs. 30/=

بسم الله الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان بڑے رحم والا ہے

خوب جان لو اللہ کے ذکر سے دلوں کو چین ملتا ہے (القرآن)

غافلوں کو ذاکر، ناشکروں کو شاکر، بھولے ہوئے کو اپنے رب کی یاد دلانے والا ایک مضمون

بنام

خدا کو یاد کر پیارے

المرتب

(مولانا) تطہیر احمد رضوی

ناشر

اسلامی کتب خانہ

قصبہ دھونرہ ضلع بریلی شریف، یوپی۔

Islami Kutubkhana

P.O. Dhaunra, Distt. Bareilly

PIN-243204

موبائل 9319295813, 8899240400

میرے دینی ایمانی اسلامی بھائیو

دنیا میں زندگی گذارنے کے صرف دو۲/راستے ہیں۔

(۱) اس کا نام لیکر اس کو یاد رکھ کر زندگی گذاری جائے جس نے زندگی دی ہے اور جب چاہے چھین لے۔

(۲) اس کو بھولکر اس کا نام نہ لیکر اس سے غافل ہوکر زندگی گذاریں جو دینا کو بنانے اور پیدا فرمانے والا ہے۔

آج ترقی کے اس دور میں بھی جب آپ غور کریں گے خوب باریکی سے دماغ پر زور دیکر سوچیں گے تو آپ کا دماغ یہ فیصلہ کرے گا کہ کوئی ایسی ہستی اور ایسی طاقت ضرور ہے کہ جو وہ چاہتی ہے وہی ہوتا ہے اور وہی ہو رہا ہے اور اس کے چاہے بغیر کچھ نہیں ہوتا۔

اِسی طاقت اور اِسی ہستی کو ہم **اللہ یا خدا** کہتے ہیں کوئی مانے نہ مانے کوئی سمجھے یا نہ سمجھے لیکن حقیقت یہی ہے کہ جس کے چاہے بغیر کچھ نہیں ہوتا اس کو بھول کر اس کا نام نہ لیکر اس کو یاد نہ رکھ کر زندگی گذارنا، اس کی دنیا میں رہنا سب سے بڑی بے وقوفی جہالت نادانی اور پاگلپن ہے اور اس کو یاد رکھ کر اس کا نام لیکر اس کی فرمانبرداری کر کے زندگی گذارنا سب سے بڑی سمجھداری اور عقلمندی ہے اور جو ہر وقت جتنا زیادہ اُسے یاد رکھے اس کا نام لے وہ اتنا ہی زیادہ سمجھدار ہوشیار اور عقلمند ہے۔ حدیث پاک میں ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں:

رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر وقت اللہ کا ذکر فرماتے تھے:

ایک حدیث پاک میں ہے حضور پاک نے فرمایا!

”اللہ کا ذکر اتنا زیادہ کرو کہ لوگ تمہیں دیوانہ کہنے لگیں۔“

ایک مرتبہ حضور سے ایک صحابی نے پوچھا کہ اسلام میں تو بہت باتیں ہیں سب میرے بس کی نہیں کوئی ایک ایسی بات بتایئے جس کا میں پابند رہوں تو حضور نے فرمایا!

"تمہاری زبان ہمیشہ اللہ کے ذکر سے تر رہے۔"

ایک مرتبہ حضور سے پوچھا گیا کہ قیامت کے دن سب سے بڑے مرتبے والے کون لوگ ہونگے تو حضور نے فرمایا

"سب سے زیادہ اللہ کا ذکر کرنے والے۔"

کلام الٰہی یعنی قرآن کریم میں تو جگہ جگہ بلکہ اکثر جگہ اللہ تعالیٰ نے خود ہی اپنے ذکر کی طرف لوگوں کو رغبت دلائی ہے کہیں ذکر کرنے والوں کی فضیلت کہیں اُن کے لئے بشارت وخوشخبری کہیں اس پر اجر وثواب سے سارا قرآن بھرا ہوا ہے۔قرآن خود بھی ایک اعلیٰ درجے کا ذکر ہے قرآن میں واقعات اور قصّے بھی ہیں مسائل اور احکام بھی ہیں نصیحت وحکمت کی باتیں بھی ہیں جنت ودوزخ عذاب،ثواب کا ذکر بھی ہے مناجات اور دعائیں بھی ہیں محبوبان خدا حضرات انبیاء کرام اور اولیاء عظام کے فضائل مناقب انکے کمالات وخوبیاں اختیارات وتصرفات معجزات وکرامات بھی قرآن میں دیکھئے جاسکتے ہیں لیکن جگہ جگہ ہر آیت یا ہر دو چار آیتوں کے بعد بات بات میں جو اللہ تعالیٰ کی یاد دلائی جاتی ہے اس کی وحدت وقدرت یکتائی وکبریائی شان وعظمت جلالت،غضب ورحمت اسکے بے شمار نام اور اسکی صفات گنائی جاتی ہیں اس کا مزہ اور اس کی لذت دِل والے ہی جانتے ہیں اور سمجھ والے ہی سمجھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کو یہ بات بہت پسند ہے کہ اس کے بندے خوب زیادہ اُس کا ذکر کریں اور ہر وقت اسے یاد رکھیں ایک آن کیلئے بھی اس سے غافل نہ ہوں وہ قرآن کریم میں انھیں حکم دیتا ہے۔

وَاذکُرُ واللّٰہ کَثیراً لَعَلَّکُم تُفلِحُوْن

اور اللہ کا ذکر خوب زیادہ کیا کرو یہ امید رکھتے ہوئے کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

کہیں فرماتا ہے :

یا ایھا الذین آمنو اَذکُرُوا اللّٰہَ ذکراً کثیراً وَسَجُّواہ بکُرَۃ وَاَصِیلا

اے ایمان والو اللہ کا ذکر کیا کرو خوب زیادہ اور اس کی پاکی بولو صبح ،شام

کہیں فرماتا ہے :

وَالذّاکِرِینَ اللّٰہ کَثِیراً وَالذّاکِراتِ اَعَدَّ اللّٰہُ لَھُمْ مَغْفِرَۃً وَّاَجْرا عَظِیْمَا

اور اللہ کا خوب زیادہ ذکر کرنے والے مرد اور ذکر کرنے والی عورتیں اللہ نے انکے لئے بخشش اور بڑا اجر تیار کیا ہے۔

ایسی بہت سی آیتیں قرآن کریم میں جگہ جگہ دیکھی جا سکتی ہیں جو انسان کو جھنجھوڑتی ہیں اُسے آگاہ کرتی ہیں کہ زندگی تو گذارو لیکن اللہ کو بھول کر نہیں۔

میں پوچھتا ہوں کہ اب آپ کیا سوچ رہے ہیں آپ کا فیصلہ کیا ہے۔اللہ کا نام لیکر اس کو یاد رکھ کر زندگی گذارنا چاہتے ہیں یا اس کو بھول کر اور اس کو بھول جانا سب سے بڑی بھول ہے اور زندگی تو گذر ہی جائیگی یہ تو گذرنے اور کٹنے ہی کیلیئے ہے ایک وقت ہے جو ہم گذار رہے ہیں ایک شام ہے جس کا سویرا ہونا ہی ہے ،ایک سانس ہے جو ایک دِن رُک جائیگی ایک دل کی دھڑکن ہے جو ایک دن تھم جائیگی۔پھر سوچیئے نہیں کہیں سوچتے سوچتے ہی عمر نہ گذر جائے جلدی فیصلہ کر لیجئے کہ زندگی اس کا نام لیکر اور اس کو یاد رکھ کر گذارنا ہے جس کے ہاتھ میں زندگی اور موت ہے۔

دنیا کے اندر گھروں کی چہار دیواری اور بند کمروں میں ،بازاروں اور دوکانوں میں ،راستوں ،جیلوں ،تھانوں اور کچہریوں میں لوٹ مار ،ظلم و زیادتی ،قتل

وغارت گری، ایذا رسانی، بے ایمانی، چوری، ڈکیتی، ناانصافی، رشوت خوری، دھوکے بازی اور مِلاوٹوں کی گرم بازاری ہے اس میں سے ۹۰ ٪ فیصد پردے میں ہے اور دنیا اس کو نہیں جان پاتی کون غلط ہے اور کون صحیح کون ظالم ہے اور کون مظلوم کون جھوٹا ہے اور کون سچا۔ کس نے دھوکہ دیا ہے اور کس نے کسی میں کسی چیز کی ملاوٹ کی ہے۔ کتنے لوگ ہیں کہ دنیا سے ظلم سہہ کر زیادتیاں برداشت کر کے چلے گئے'' ان کے ساتھ جو کچھ ہوا کسی کو پتہ ہی نہ چل سکا۔ کتنے وہ ہیں کہ ظالموں جابروں طاقت والوں کے ہاتھ مصیبتیں اُٹھاتے ہیں لیکن ڈر کے مارے شکایت تک نہیں کرتے کسی کو بتا بھی نہیں سکتے تھانے کچہری میں جا کر لکھوا بھی نہیں سکتے، کتنے وہ ہیں کہ اگر لِکھوائیں بھی تو اس سے کچھ نہیں ہوتا اِنھیں انصاف نہیں مل سکتا بلکہ شکایت کریں تو اور زیادہ ستائے جائیں اور ان کا کوئی پرسانِ حال نہیں کتنی چیخیں ہیں جو بند کمروں کے باہر نہیں نکل سکیں کتنی سِسکیاں اور آہیں ہیں جو چہار دیواریوں کو نہ پھلانگ سکیں کتنی رونے کی آوازیں فضاؤں میں کھوگئیں کتنے آنسو ہیں جو آنکھوں ہی میں خشک ہوگئے انھیں کسی دامن میں جگہ نہ ملی ٹھنڈے دل سے ان سب باتوں کو جب آپ سوچیں گے تو آپ کا دماغ خود ہی یہ کہے گا کہ ایک ایسا دن ہونا چاہئے کہ جس میں دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی کر دیا جائے جس نے جو کیا اس کے گلے باندھ دیا جائے جو چھپا تھا اسے ظاہر کر دیا جائے جو آڑ اور پردے میں تھا اسے باہر لا کر کھڑا کر دیا جائے اور ایک ایسا فیصلہ کرنے والا ضرور ہونا چاہئے کہ جو چھپے کو بھی جانتا ہو اور کُھلے کو بھی اس سے کچھ بھی چھپا ہوا نہ ہو اور اُسے نہ کسی کی شکایت کی ضرورت ہو نہ بتانے اور سمجھانے کی نہ کسی کی رپورٹ گواہی اور جاسوسی، جانچ انکواری اور معائنے کی اس دن کو قیامت کا دن کہتے ہیں اور اس فیصلہ کرنے والے کو **اللہ** کہتے ہیں۔

یہاں یہ جان لینا بھی ضروری ہے کہ تمام برائیوں۔ جوا، شراب، چوری، ڈکیتی، زنا کاری، ظلم وزیادتی، بے ایمانی، رشوت خوری طرح طرح کی ملاوٹوں اور غلط کاموں سے انسان تبھی باز رہے گا جب اللہ پر اس کا ایمان مضبوط ہوگا اور اس کے دل میں یہ بات خوب جم جائیگی کہ مجھ کو اس کے سامنے حساب کتاب کیلئے آنا ہے جس سے کچھ چھپا ہوا نہیں اور ایسے کورٹ میں پیش ہونا ہے کہ جہاں نہ جھوٹی گواہی چلے گی نہ رشوت نہ غلط بیانی۔

اللہ کو یاد رکھنے کے کچھ طریقے

چلتے پھرتے کھاتے پیتے سوتے جاگتے ہر وقت زیادہ سے زیادہ **یا اللہ یا اللہ** کہنے کی عادت ڈالئے یا صرف **اللہ** ، **اللہ** زبان سے جاری رکھئے۔ اس کے علاوہ **اللہ** کا شکر ہے، اللہ کا کرم ہے، اللہ کا فضل ہے بات بات میں کہتے رہئے۔ جو اللہ چاہتا ہے وہ ہوتا ہے، جو اللہ نے چاہا وہ ہوا، جو اللہ چاہے گا وہ ہوگا، اللہ نے چاہا تو میں یہ کام کروں گا، اللہ کی توفیق سے میں نے یہ کام کرلیا، اللہ نے فلاں ڈاکٹر یا حکیم کی دوا سے مجھ کو تندرستی عطا فرمائی، اللہ نے فلاں بزرگ کی دعا سے میری مشکل آسان فرمائی، اللہ نے مجھ کو ایک بیٹا عطاء فرمایا ہے، اللہ نے مجھ کو نیک بیوی عطا فرمائی ہے، اللہ نے یہ درخت کتنا خوبصورت بنایا ہے، اللہ نے یہ پھل کتنا ذائقے دار بنایا ہے۔ اللہ نے یہ پھول کتنا خوشبودار بنایا ہے۔ اس طرح کے جملے اپنی گفتگو اور اپنی باتوں میں شامل کر لیجئے، اللہ کے نام کے ساتھ تعالیٰ یا جل جلالہ بھی لگا دیں تو اور بھی فضیلت ہے۔ اس کے علاوہ، اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ (میں اللہ سے مغفرت چاہتا ہوں) سُبْحَانَ اللّٰہ (اللہ کیلئے پاکی ہے)، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ (سب تعریفیں اللہ کیلئے ہیں) اَللّٰہُ اَکْبَر (اللہ بہت بڑا ہے) حَسْبُنَا اللّٰہ وَنِعْمَ الْوَکِیْل (اللہ ہمیں کافی ہے اور وہ

سب سے اچھا محافظ ہے) لَاحَـوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰه (سب طاقت وقوۃ اللہ ہی کی ہے) لَا الٰـهَ اِلَّا اللّٰه (اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں) وغیرہ جیسے کلمات زیادہ سے زیادہ پڑھتے رہیئے کلمہ شریف بھی کثرت سے پڑھیں اور اس کے بعد میں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہہ لیں تو بہترین ذکر ہے۔

اللہ کو یاد رکھنے کا سب سے عمدہ طریقہ

اللہ کو یاد رکھنے اس کا ذکر وشکر کرنے کا سب سے عمدہ طریقہ نماز پڑھنا ہے زیادہ نہ صحیح تو کم از کم پانچ وقت کی نماز جو ہر مسلمان مرد وعورت پر فرض ہے اس کے پابند ہو جائیں۔

اب کیا دیری ہے اور کیا دوری ہے جلدی کیجئے فیصلہ لے لیجئے زندگی نمازی بن کر ہی گذارنا ہے نمازی رہ کر مرنا ہے اور خدا توفیق دے تو نماز ہی میں مرنا ہے قرآن کریم میں ہے اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے۔

اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ

(مجھ کو یاد رکھنے کیلئے، میرا ذکر کرنے کیلئے نماز کی پابندی کرو)

یعنی نماز اللہ کو یاد رکھنے اس کا نام لینے کا وہ طریقہ ہے جو اس نے اپنے محبوب پیغمبر کے ذریعے ہمیں خود بتایا ہے غیر مسلموں تک نے اسی بات کا اعتراف کیا ہے کہ اپنے پیدا کرنے روزی روٹی دینے والے کو یاد رکھنے کا جو طریقہ نماز کی شکل میں اسلام نے دیا ہے اس کا جواب کسی مذہب میں نہیں ہے۔ ایک بہت بڑے اسلامی بزرگ اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں بریلوی ایک جگہ لکھتے ہیں:

اللہ کا ذکر سب سے زیادہ فضیلت والا عمل ہے بلکہ سارے اعمال کی جڑ یہی ہے۔

یہاں تک کہ وہ نماز جو ایمان کے بعد سارے کاموں میں سب سے افضل ہے اس کا مقصد بھی اللہ کا ذکر ہے۔ (مفہوم فتویٰ رضویہ ج ۲۴ ص ۱۷۸)

ہم نے اس کتاب کا جو نام رکھا ہے ''خدا کو یاد کر پیارے'' یہ بھی اعلیٰ حضرت کے ایک شعر کا ٹکڑا ہے پورا شعر یہ ہے

اندھیرا گھرا کیلی جان دم گھٹتا دل اکتاتا

خدا کو یاد کر پیارے وہ ساعت آنے والی ہے

اللہ کا ذکر کرنے اور اس کو یاد رکھنے کے جو کلمات اور الفاظ رائج اور شائع ہیں وہ نماز میں تقریباً سبھی آجاتے ہیں: جیسے تکبیر (اللہ اکبر کہنا) تسبیح (سبحان اللہ یا سبحان ربی العظیم یا سبحان ربی الاعلیٰ پڑھنا) تحمید (الحمد للہ کہنا) تہلیل (لا الہ الا اللہ کہنا) دعا۔ جیسے اھدنا الصراط المستقیم پڑھنا۔ نماز میں اللہ کے کلام قرآن کریم کی تلاوت بھی ہے نماز میں اس کے رسول پر درود وسلام بھی ہے نماز میں حضور پاک کی رسالت ونبوت کی گواہی بھی ہے یعنی اشھد ان محمداً عبدہٗ ورسولہٗ میں گواہی دیتا ہوں کہ ''محمد'' اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

کبھی اپنے جسم کے ذریعے بھی تعظیم کی جاتی ہے جیسے سپاہی اپنے افسروں کو سیلیوٹ مار کر انکی تعظیم کرتے ہیں۔

غور کیا جائے تو انسانی جسم وبدن کی چار حالتیں خاص طور سے کسی کی تعظیم کیلئے ہیں۔

(۱) کسی کے سامنے کھڑا ہونا، خاص کر ہاتھ باندکر۔

(۲) کسی کے سامنے جُھکنا۔

(۳) کسی کے سامنے دوزانوں بیٹھنا۔

(۴) کسی کیلئے اپنا ماتھا، سر، زمین پر رکھنا۔ نماز میں بندہ اپنے رب کیلئے ہاتھ باندھ کر باادب کھڑا ہوتا ہے۔ اس کیلئے جھکتا ہے یعنی رکوع بھی کرتا ہے، اس کیلئے دوزانو

باادب بیٹھتا ہے۔اس کیلئے وہ گرتا ہے یعنی اپنی پیشانی اور سر کو زمین پر رکھتا ہے یعنی اپنے جسم کی مختلف حالتوں کے ذریعے وہ اپنے بندہ اور اس کے رب ہونے کا اظہار کرتا ہے اور یہ اظہار عبدیت اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے اسی لئے حدیث پاک میں فرمایا گیا کہ بندہ اپنے رب سے جتنا قریب نماز میں ہوتا ہے اتنا کبھی نہیں ہوتا۔پلتھی مار کر چارزانو یا ٹانگیں پھیلا کر بیٹھنا، یا لیٹنا یہ سب ادب کے خلاف ہیں لہٰذا نماز میں سخت ممنوع ہیں۔

انسانی جسم کی ساخت ہڈیوں سے ہے اور ان میں جگہ جگہ بہت سے جوڑ ہیں۔ان جوڑوں کا چلتے رہنا بہت ضروری ہے یہ اگر نہ چلائے جائیں تو جام ہونے لگتے ہیں ڈاکٹر مختلف طریقے سے ان جوڑوں کو حرکت میں لانے کی ترغیب دیتے ہیں ورزش اور اکسرسائز کرائی اور سکھائی جاتی ہے، طرح طرح کے یوگ سکھائے جاتے ہیں خاص کر جوڑوں کے درد میں ان یوگوں کی بڑی اہمیت ہے بغیر کسی بیماری کے بھی جوڑوں کا چلتے رہنا صحت کے لئے ضروری ہے۔نماز میں آپ غور کریں گے ہاتھ اور پیر کی انگلیوں کے جوڑوں سے لیکر گھٹنے، کولہے، کہنی، مونڈھے، کمر اور گردن کے جتنے جوڑ ہیں وہ سب چل جاتے ہیں اور سبھی کی ورزش ہو جاتی ہے۔

ایک یوگ گُرو غیر مسلم دھرماتما سے اس کے عقیدتمندوں نے نماز کے بارے میں پوچھا تو اس نے کہا نماز میں جتنے یوگ ہیں وہ سب آجاتے ہیں۔

نماز کا یہ فائدہ ایک علیحدہ چیز ہے اور قدرت کا انعام ہے لیکن نماز ورزش کی نیت سے نہیں پڑھنا چاہیئے اللہ کی عبادت کی نیت سے پڑھیں تاکہ اس کی ربوبیت، الوہیت اور اپنی بندگی و عبودیت کا اظہار ہو۔

کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ کوئی ایک کام کرتے کرتے انسان کی طبیعت

گھبرانے لگتی ہے کام دھندے ہوں یا دفتروں، آفسوں کی لکھا پڑی اور مغز دھنی یا درس وتدریس پڑھنا اور پڑھانا محنت مزدوری یا دوکانداری وغیرہ کوئی بھی مشغلہ ہو جب کوئی ایک کام کرتے کرتے کبھی وقت زیادہ گذر جاتا ہے تو دل چاہتا ہے کچھ چل پھر لوں ہاتھ پاؤں سیدھے کرلوں کچھ ماحول بدلے طبیعت بہلے۔ میں کہتا ہوں اس کیلئے نماز سے اچھی کونسی چیز ہے ہاتھ پاؤں سیدھے ہی نہیں ہو جاتے بلکہ وضو کے ذریعے دُھل بھی جاتے ہیں۔ ماحول بدل جاتا ہے تھوڑا چلنا پھرنا بھی ہو جاتا ہے محلے بستی والوں سے مسجد میں ملاقات بھی ہو جاتی ہے خدا کا نام لے لیا اس کی عبادت کرلی دنیا کا فائدہ بھی ہو گیا اور آخرت کی تیاری بھی ہو گئی۔

عزت وحکومت، دولت وامارت، شان وشوکت، مرتبے اور اقتدار پا کر بے قابو ہو جانا گھمنڈی اور مغرور بن جانا، خود کو کچھ سمجھنے لگنا انسان کی فطرت ہے۔ یہاں تک کہ بہت سے دُنیا دار لوگ صاحب اقتدار ہو کر خدائی کا دعویٰ کر بیٹھے حالانکہ چھوٹے بڑے، امیر وغریب، غلام اور آقا، نوکر ومالک پیر ومرید، شاگرد واستاد، بادشاہ اور رعایا اللہ کے سب بندے ہی ہیں لہٰذا سب پر نماز فرض کی گئی کہ وہ بڑوں سے بڑے ہو کر بھی اس بات کو نہ بھولیں کہ سب کچھ ہو کر بھی وہ اللہ کے بندے ہی ہیں اور اس کے مقابلے میں خود کو کچھ نہ سمجھیں۔ سب کے لئے حکم ہے کہ وہ اپنا سر اللہ کیلئے زمین پر رکھیں تا کہ وہ بھول نہ جائیں کہ ہم اللہ کے بندے ہیں اور ہمارے پاس جو کچھ ہے سب اسی کا دیا ہوا ہے اور وہ جب چاہے واپس لے لے جب چاہے گرتوں کو اٹھا دے اور جب چاہے اُٹھا کر گرا دے اور یہ سب ہوتا رہتا ہے۔ اور موت کے ٹائم تو بڑے سے بڑے دنیا داروں، مال، طاقت اور حکومت کرنے والوں کو اور اونچے سے اونچوں کو یہ احساس ہو جاتا ہے کہ ہم سب کچھ ہو کر بھی کچھ نہ تھے۔

عقل و ہوش والے ہیں وہ لوگ جو موت سے پہلے ہی ہر وقت یہ یاد رکھیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں ہمہ وقت اس کو یاد رکھیں اور کبھی اس سے غافل نہ ہوں اور نماز پڑھتے رہیں اس کے لئے جھکتے اور گرتے رہیں تاکہ انھیں اپنا بندہ اور اس کا رب ہونا یاد رہے گویا کہ نماز انسان کو اپنی اوقات وحیثیت سمجھنے کا بہترین ذریعہ ہے اور جس کے دھیان میں یہ بات کہ میں اللہ کا بندہ ہوں جتنی زیادہ رہے وہ اتنا ہی خدا سے قریب اور بڑے مرتبے والا ہے اور نماز بندوں کو یہ یاد دلانے کیلئے ہی رکھی گئی ہے۔

جوانی کی عادت بڑھاپے کی راحت

نماز ہو یا رمضان کے روزے ان کا کافی تعلق عادت سے بھی ہے جو لوگ بچپن ہی سے نماز روزے کے پابند ہو جاتے ہیں وہ آسانی سے جوانی اور بڑھاپے میں بھی ادا کرتے رہتے ہیں۔ بڑھاپا ایک ایسی منزل ہے کہ انسان غیر تو غیر اپنوں سے تک دور ہوتا چلا جاتا ہے۔ نہ لوگ اس کے پاس بیٹھنا پسند کرتے ہیں نہ اسے اپنے پاس بٹھانا، اس سے بات چیت پسند نہیں کرتے اس سے گفتگو کرنے میں الجھن محسوس کرنے لگتے ہیں۔ جوانی تو لوگ ہنسی مذاق، تفریح و دل لگی میں کاٹ لیتے ہیں لیکن بڑھاپے میں اس سب کیلئے یاروں دوستوں کا ملنا بڑا مشکل ہو جاتا ہے لیکن جو لوگ بچپن اور جوانی ہی سے نماز وعبادت، ذکر و تسبیح اور قرآن کی تلاوت کے عادی ہو جاتے ہیں میں نے دیکھا کہ ان کا بڑھاپا بڑے سکون سے گذرتا ہے ان سب کاموں کے ذریعے وقت بھی گذرتا ہے قبر اور آخرت کا سامان بھی ہو جاتا ہے۔ نمازی بوڑھا صاف ستھرا رہتا ہے اور بے نمازی گندہ منحوس بے رونق نہ یہاں کا نہ وہاں کا نمازی بوڑھوں کو غیر لوگ بھی اپنی بیٹھکوں، چوپالوں اور گھروں میں رکھ لیتے ہیں اور اسے

نمازی سمجھ کر اس کے کھانے پینے کا بندوبست کر دیتے ہیں کہ چلو ایک نمازی بوڑھا آدمی کھائے پیئے اور رہے اچھی بات ہے اور بے نمازی بوڑھوں کا خود انکے اپنے گھروں میں بھی ٹھکانہ نہیں لگتا۔ بڑھاپے میں نمازی کے پاس کوئی بیٹھے نہ بیٹھے لیکن اللہ کی یاد اس کی عبادت اور اس کے محبوب پر درود اس کے بہترین ساتھی ہوتے ہیں اب دیر نہ کرو اُٹھو سویرا ہو گیا جاگو رات ڈھل چکی خدائے پاک تمہیں توفیق دے بچپن اور جوانی ہی سے نماز روزے کے عادی بن جاؤ اور اپنے بچوں کو عادی بناؤ۔

کچھ لوگ کہتے ہیں ابھی ہماری عمر کیا ہے جب بڑھاپا آئے گا تو نماز اور داڑھی والے بن جائینگے تو یہ ایک بہت غلط بات ہے اور انکی یہ سوچ بڑی بے وقوفی ہے پہلی بات تو یہ کہ بڑھاپا کس نے دیکھا اور کیا گارنٹی ہے کہ آپ کو بڑھاپا مل ہی جائے گا کیا آپ نے جوانوں تندرستوں کو مرتے ہوئے نہیں دیکھا ہے؟ دوسری بات یہ کہ جوانی میں نماز و عبادت کا جو مزا ہے وہ بڑھاپے میں نہیں اور جوانی میں جو لوگ عادت نہیں ڈال پاتے بڑھاپے میں انکے لئے نماز پڑھنا بڑا مشکل ہو جاتا ہے اکثر یہی دیکھا گیا ہے اگر چہ ناممکن نہیں اور خدائے تعالیٰ کی شان سے کچھ بعید نہیں صبح کا بھولا شام کو آئے بھولا نہ کہلائے لیکن جوانی میں جو نمازیں چھوڑی ہیں ان میں ایک ایک کا حساب بڑا مشکل پڑے گا۔

ایک غلط شعر

آج کل جلسوں اور مشاعروں میں یہ شعر بہت پڑھا جا رہا ہے

نہ سجدہ کام آئے گا نہ روزہ کام آئے گا
قیامت میں محمد کا وسیلہ کام آئے گا

میں کہتا ہوں یہ صحیح نہیں ہے صحیح بات یہ ہے کہ قیامت کے دن حضور کا وسیلہ بھی

کام آئے گا اور نماز روزے بھی کام آئینگے۔ یہ آپ نے دو پلڑے کیوں بنا ڈالے ایک میں حضور کے وسیلے کو رکھا اور دوسرے میں نماز سجدے اور روزے کو یہ تو تینوں چیزیں ایک ہی پلڑے کی ہیں نماز روزے کو آپ نے حضور کے وسیلے سے الگ کیوں کر ڈالا نماز روزے بھی تو اللہ تعالیٰ نے حضور ہی کے صدقے اور طفیل میں عطا فرمائے ہیں کیا انھیں کوئی اور لایا ہے؟ اور نماز روزہ حضور کو کتنا پسند تھا کیا یہ آپ کو بتانے کی ضرورت پڑے گی؟ اگر آپ کو یہ خبر نہیں تو آپ صحیح معنیٰ میں مسلمان کہلانے تک کے حقدار نہیں شاعری بعد میں کرنا پہلے اسلام کو سمجھ لیجئے یہ قوم کو گمراہ نہ کیجئے حضور کے وسیلے کی آڑ لیکر نماز روزے کی اہمیت نہ گھٹائے آپ نہ پڑھیں آپ جانیں لیکن دوسروں کو پڑھنے دیجئے کیا آپ کو معلوم ہے کہ جس کے وسیلے کی آڑ لیکر آپ نماز روزے کی ایک طرح سے مخالفت سی کر رہے ہیں اور قیامت کے دن اُس کو غیر مفید ثابت کر رہے ہیں انھوں نے نماز کو مومن کی معراج اور جنت کی کنجی بتایا ہے اور فرمایا ہے کہ جنت کے آٹھ دروازوں میں سے ایک کا نام ''ریان'' ہے وہ خالص روزے داروں کیلئے کھولا جائے گا ۔حق یہ ہے کہ حضور پاک رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وسیلے سے اللہ تعالیٰ نے جو کچھ عطا فرمایا ہے مؤمنوں کیلئے ان میں سب سے افضل بہتر اور برتر نماز ہے اور روزے ہیں جس کے پاس یہ نہیں وہ حضور کے وسیلے کا سچا طلبگار نہیں۔

دراصل بات یہ ہے کہ حضور کی شفاعت اور آپ کے وسیلے کے منکرین کا رد کرنا ضروری ہے لیکن اس معاملے میں کچھ شاعر اور مولوی حد سے آگے بڑھ جاتے ہیں ان سے بھی بہت ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے۔ میں نے اپنی کتاب درمیانی اُمت اسی عنوان کے تحت لکھی ہے اور دونوں طرف کی غلط راہوں سے خبردار کرنے کی کوشش کی ہے خدائے پاک قبول فرمائے ہدایت اُسی کی طرف سے ہے۔

نمازی بننے کی کچھ ترکیبیں

(۱) رات کو عشاء کی نماز پڑھ کو جلدی سونے کی عادت ڈالیں، حدیث پاک میں ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عشاء کی نماز کے بعد بات چیت کرنا پسند نہیں فرماتے تھے لہٰذا بعد نماز عشاء کوئی ضروری کام یا ضروری بات ہوتو کریں ورنہ سوجائیں یہ چیز آپ کو صبح جلدی اُٹھنے اور فجر کی نماز کی ادائیگی میں مددگار ثابت ہوگی۔ ڈاکٹر و حکیم لوگ بھی رات کو جلدی سونے اور صبح کو جلدی اُٹھنے کا مشورہ دیتے ہیں اور ہمارے اسلام نے بھی یہی مزاج دیا ہے اور بے شک اسلام دینِ فطرت ہے۔

کچھ لوگ رات کو دیر تک اِدھر اُدھر گھومتے پھرتے غیر ضروری فالتو باتیں کرتے اور چوکڑئیں لگا کر بیٹھتے ہیں یہ سب خراب عادتیں ہیں۔ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ہم رات کو جلدی لیٹ جائیں تو ہمیں نیند نہیں آئیگی اس کی وجہ یہ ہے کہ انھوں نے یہ عادت بنالی ہے انھیں عشاء کی نماز پڑھ کر جلدی سونے کی عادت ڈالنا چاہئے تاکہ صبح کو جلدی اُٹھ سکیں اور فجر کی نماز قاعدے کے ساتھ بااطمنان ادا کریں۔ نماز چھوڑنا بھی حرام ہے اور اونگھا نیندی میں سستی اور کاہلی اور بوجھل بدن کے ساتھ اللہ کی عبادت کرنا بھی بڑی محرومی ہے۔

محفلوں، مجلسوں اور جلسوں کے نام پر بھی رات کو دیر تک لوگوں کو نہیں جگانا نہیں چاہئے اور محفلوں، جلسوں میں باہر دور تک تیز آواز پھینکنے والے لاؤڈ اسپیکر کا استعمال تو کرنا ہی نہیں چاہئے اسلامی نقطۂ نظر سے یہ صحیح نہیں ہے خاص کر رات میں۔ اس کا جو رواج بنا ہے غلط ہے اور مخلوق کو پریشان کرنا ہے۔ میں نے اپنی کئی کتابوں مثلاً ''رمضان کا تحفہ'' اور ''امام مقتدی'' میں دلائل کے ساتھ اس کو ثابت

کر دیا ہے لیکن ہمارے میلاد خواں، مقرر و شعراء حضرات اور انکے پروگرام کرانے والوں کا خیال یہ ہوگیا ہے کہ جتنی زیادہ تیز آواز ہوگی اتنا ہی ثواب زیادہ ملے گا بلکہ اگر لوگوں کے کانوں کے پردے پھٹ جائیں تو شاید انکے نزدیک ثواب اور بھی بڑھ جائے گا۔ اِدھر کچھ دنوں سے تیز آواز پھینکنے والے مائیکوں کا جو استعمال بڑھتا جا رہا ہے یہ ہمارے اسلامی مزاج کے ایکدم خلاف ہے اگر باقاعدہ کوئی اسلامی حکومت ہو تو اس میں لاؤڈ اسپیکر کے استعمال پر مکمل پابندی ہوگی سوائے چند مخصوص صورتوں میں کچھ اُصولوں کے ساتھ۔

موجودہ حکومتوں کے قوانین میں بھی یہ بات شامل ہے لیکن وہ اس پر عمل نہیں کراپاتے اور آجکل جلسے تو بہت کم ہیں جلسوں کے نام پر مشاعرے زیادہ ہونے لگے ہیں اور جو تقریریں ہو رہی ہیں ان میں بھی کافی کی حیثیت شعر و شاعری سے زیادہ نہیں۔ غیر مسلموں نے بھی اپنے مذہبی پروگراموں اور عبادت گاہوں میں جو مائیکروفون کا زیادہ استعمال شروع کیا ہے اس کے ذمے دار اور اس کی ابتداء کرنے والے بھی بہت سی جگہوں پر ہم ہی ہیں اگرچہ وہ اب اس میں ہم سے آگے نکل گئے ہیں لیکن یہ سکھایا ہمیں نے ہے اور اب حال یہ ہے کہ انکے یہ پروگرام کہیں کہیں ہمارے لئے دردِ سر بنتے جا رہے ہیں لیکن ہم بھی ان سے کم نہیں ہیں اور ہمارا دین بھی سب لاؤڈ اسپیکر میں آگیا ہے اور ایسا لگتا ہے کہ جیسے ہمارے نزدیک اس کے بغیر ہمارا کوئی عمل اب قبول نہیں ہے خدائے تعالیٰ سمجھ عطا فرمائے۔ اب تو ہر کام میں پروگرام ضروری اور ہر پروگرام میں خوب تیز لاؤڈ اسپیکر لگا کر لوگوں کو رات بھر یا آدھی رات تک جگانا ضروری سا ہوگیا ہے۔ جہاں غیر مسلم لاؤڈ اسپیکر کی تیز آوازوں کے ذریعے پریشان کرتے ہوں تو اس کا طریقہ ہے کہ پہلے خود اپنے اوپر کنٹرول کیجئے اس کے بعد انھیں سمجھائیے یا

قانونی چارہ جوئی کرنا چاہئے۔

مسجدوں میں بھی زیادہ تیز اور بہت دور تک آواز پھینکنے والی ساؤنڈ سروس کا استعمال نہیں ہونا چاہئے بس جہاں تک ضرورت ہو وہاں تک لوگوں کو اذان کی آواز پہونچ جائے کافی ہے اور ایک مسجد کے مائیک کی آواز دوسری مسجد میں نہ جائے تو بہتر ہے اس میں کئی طرح کی خرابیاں ہیں۔ اور اگر کسی جگہ غیر مسلم لوگ مسلمانوں کیلئے مسجد بنانے نماز و جماعت قائم کرنے پر راضی ہوں لیکن لاؤڈ اسپیکر سے اذان وغیرہ کے مخالف اور اس کی وجہ سے جھگڑا کرنے پر آمادہ ہوں تو مسلمانوں کو یونہی بغیر مائیک سے اذان دیئے نماز پڑھنے پر ان سے اتفاق کر لینا چاہئے لاؤڈ اسپیکر اسلام میں ایسی ضروری چیز نہیں ہے جس کی وجہ سے قوم کو لڑایا جائے بلکہ وہ بالکل بھی ضروری نہیں ہے۔

(۲) نمازی بننے اور بن کر رہنے کی ایک دوسری ترکیب یہ ہے کہ کبھی خدا نہ کرے کسی وقت کی نماز رہ جائے تو موقعہ اور وقت ملنے پر اسے فوراً پڑھ لیں دیر تک اپنے ذمے نہ رکھیں صبح کو اگر کبھی آنکھ کھلنے میں دیر ہو جائے اور نماز کا وقت نکل جائے تو آنکھ کھلتے ہی مناسب وقت پر فوراً نماز ادا کر لیں۔ حدیث پاک میں آیا ہے حضور پاک نے فرمایا کہ وہی ثواب مل جائے گا۔ حرج، مرض، سفر، رواروی، الجھن، پریشانی، جلد بازی، دکھ درد وغیرہ میں اگر کبھی پوری نماز اچھی طرح نہ پڑھ سکیں تو جیسے پڑھ ملے پڑھیں بالکل چھوڑنے سے جیسی پڑھ ملے پڑھ لینا بہتر ہے۔ پوری نہ پڑھ سکے تو صرف فرض پڑھ لینا بھی بالکل چھوڑ دینے سے بدرجہا بہتر ہے یعنی کبھی کبھار بیماری مجبوری رواروی میں سنتیں بھی چھوڑ دینا جائز ہے سنت اُسی کو کہتے ہیں جس کو اکثر یا عادۃً چھوڑ دینا گناہ ہو کبھی کبھار اتفاق سے چھوٹ جائے تو گناہ نہیں۔

پاکی ناپاکی کے مسئلے میں بھی اگر کبھی مجبوری میں ناپاکی دور کرنے کی کوئی

صورت نہ بن پڑے تو نماز چھوڑی نہیں جائیگی بلکہ یوں ہی پڑھی جائے پھر اگر ناپاکی زیادہ ہو تو بعد میں نماز دوہرائی جائیگی اور تھوڑی ہو تو معاف ہے اس سب کی تفصیل کتابوں میں پڑھنا چاہیئے یا علماء سے معلوم کرنا چاہیئے۔ وضو یا غسل کی ضرورت ہو اور مجبوری یا بیماری کی وجہ سے آپ نہ کر سکیں تو پاک مٹی سے تیمّم کر کے نماز پڑھنا چاہیئے اس کا طریقہ علماء سے سیکھیں یا کتابوں میں پڑھیں۔ ہمارے ان مشوروں پر آپ نے عمل کیا تو انشاء اللہ آپ پکے نمازی بن جائینگے جو ایک مرتبہ بھی ہرج، مرض، دُکھ درد، مصیبت و پریشانی، رواروی الجھن پریشانی میں نماز پڑھ لیتا ہے پھر وہ پکا نمازی ہو جاتا ہے جو بیماری میں نماز پڑھ لے گا وہ تندرستی میں کیسے چھوڑے گا۔ اور جو سفر میں نماز پڑھ لے گا وہ گھر پر رہ کر خود ہی نہیں چھوڑ پائے گا اور نماز پڑھنے میں کہیں شرمانا نہیں چاہیئے لوگ غلط کام کرتے ہوئے نہیں شرماتے آپ کیسے مسلمان ہیں کہ آپ کو اچھا اور نیک کام کرتے ہوئے شرم آتی ہے۔ جنگل ہو یا گھر دفتر یا آفس، دکان یا کارخانہ، پلیٹ فارم یا بس اسٹینڈ جہاں موقع لگے نماز پڑھ لینا چاہیے۔

(۳) اللہ تعالیٰ کی قدرتوں اور اس کی حکمتوں میں خوب غور وخوض کیا کیجئے خوب باریکی سے کائنات عالم کا مطالعہ کرو ہر چیز اللہ کی یاد دلاتی ہے اسکے ذکر وشکر اور عبادت کی طرف دعوت دے رہی ہے۔ زمین اور آسمان، چاند وسورج، ستارے، ندی نالے، دریاء پہاڑ اور سمندر، انسان وحیوان، چرند وپرند، کیڑے مکوڑے، آندھی ہوا بارش، بجلی کی چمک اور گرج خود انسانی جسم کا نظام اور اسکی بناوٹ زندگی اور موت ہر کمال پھر اس کا زوال ہر مادی اور غیر مادی چھوٹی بڑی چیزوں میں ہر ہونے اور کرنے میں اسکی بے شمار قدرتیں اور حکمتیں اور اسکی عجیب کاریگری آپ کو نظر آئیگی اور پھر خود ہی آپ کا دل چاہے گا کہ ایسی ذات اور ہستی کا نام لیا جائے اس کا ذکر وشکر کیا جائے

اس کی عبادت کی جائے اس کیلئے جُھکا جائے اس کیلئے خود کو گرا دیا جائے اور سر کو زمین پر رکھ دیا جائے اسطرح نماز آپکی روحانی غذا بن جائیگی۔اور آپ کو نماز پڑھے بغیر اچھا نہیں لگے گا اور آپ نماز کے عادی بن جائینگے۔اور نماز آپکے کاموں میں سب سے اہم کام اور آپکی زندگی کا سب سے اہم حصہ بن جائے گی۔اور نمازی بن کر وہی رہ سکتا ہے جو نماز کو دنیا کے ہر کام سے زیادہ ضروری سمجھ کر زندگی گذارے اور اس میں شک بھی کیا ہے نماز اللہ کی یاد ہے نماز اسلام کا نشان مومن کی معراج اور اسکی پہچان ہے اور دل والوں سے پوچھو تو زمین کے چہرے پر نماز کے علاوہ اور ہے ہی کیا؟ اور یہ سب حقیقت ابھی نہیں تو مرتے ہی کھل کر سامنے آجائیگی۔

(۴) اگر نمازی بننے اور دین کی باتوں پر قائم رہنے میں کبھی آپ کو کچھ پریشانی و مصیبت کا بھی سامنا کرنا پڑ جائے تو گھبرانا نہیں چاہیئے تھوڑی دیر کی پریشانی لمبے ٹائم کے آرام کیلئے اٹھانا ہی پڑتی ہے۔زندگی بھر کی ملازمت نوکری اور تنخواہ حاصل کرنے کیلئے اسکولوں کے بچے تعلیم حاصل کرنے اور امتحان پاس کرنے کیلئے کتنی پریشانیوں سے گذرتے ہیں کہ چند دنوں کی پریشانی زندگی بھر کیلئے آسانی ہوگی۔علاج و آپریشن کی منزلیں بیماروں کیلئے کتنی کٹھن ہوتی ہیں لیکن چند دنوں کی بڑی سے بڑی تکلیف زندگی بھر کا آرام پانے کیلئے انسان جھیل جاتا ہے تو اللہ کو راضی کرنے اور اُسکے دین پر چلنے میں ہمیں اگر کوئی پریشانی آجائے جس کے ذریعے سب دن کی جنت کا آرام ہمیں ملے گا تو اس میں کونسی حیرت کی بات ہے۔

ایک ضروری مشورہ

جولوگ نماز پڑھتے ہیں لیکن اُنکے بدن کپڑے لباس، میں یا نماز پڑھنے کے طور طریقوں میں کوئی چھوٹی موٹی کمی کوتاہی رہ جاتی ہو ایسے لوگوں کو پیار و محبت سے سمجھانا چاہئے صرف فتوے لگانے ڈرانے چلانے اور جھڑکنے سے بچنا چاہئے پیار و محبت سے سمجھائیں اگر مان جائیں تو ٹھیک نہ مانیں تو جیسی پڑھتے ہوں پڑھنے دیں معمولی خامیوں اور چھوٹی موٹی غلطیوں اور کوتاہیوں کے ساتھ نماز پڑھنے والے بالکل نہ پڑھنے والوں سے بہت بہتر ہیں۔ کئی لوگوں کو میں نے دیکھا ہے کہ وہ ان سے کچھ نہیں بولتے جو بالکل نماز پڑھتے ہی نہیں اور جو نماز پڑھنے مسجد میں آ گیا اس کے ہاتھ دھو کر پیچھے پڑ جاتے ہیں اور معمولی کمیوں کو دیکھ کر سیدھے سیدھے کہہ دیتے ہیں کہ تمہاری نماز نہیں ہوگی۔ یہاں تک کے کئی لوگ یہ کہتے بھی سنے گئے کہ داڑھی منڈانے والے کی نماز نہیں ہوگی حالانکہ یہ غلط پروپیگنڈہ ہے قرآن وحدیث میں یا کسی عالم کی کتاب میں ایسا کہیں نہیں لکھا ہے یہ سب گڑھی ہوئی باتیں اور مسجدوں کو ویران کرنے کی شیطانی چالیں ہیں۔ اگر آپ دین کی تبلیغ کرنا چاہتے ہیں تو جو لوگ داڑھیاں نہیں رکھتے انھیں داڑھی بڑھانے کی ترغیب دلایئے لیکن یہ نہ کہئے کہ داڑھی نہیں ہے تو نماز نہ ہوگی یہ کہنا داڑھی رکھوانا نہیں ہے بلکہ نماز بھی چھوڑانا ہے۔ میں نے بہت سے لوگوں کو دیکھا جب نمازی بنے تو داڑھی والے نہ تھے بعد میں نماز کی برکت سے داڑھی والے بھی ہو گئے۔ اور بے شک نماز ہر برائی اور بے حیائی سے روکنے والی ہے اسی لئے غلط اور برے لوگوں کو بھی مسجد میں نماز پڑھنے سے روکنا نہیں چاہئے اور ان پر جھڑک کر فتوے نہیں لگانا چاہئے نرم لہجے میں سمجھانے کی کوشش کرنا چاہئے ہر وقت کی زیادہ فتوے بازی اور ٹوکا ٹاکی کبھی کبھی نقصان دہ ثابت ہوتی ہے۔

کچھ ان پڑھ جاہل مخالف شرع پیر یہ پروپگنڈہ کرتے ہیں کہ جب نماز میں دھیان نہیں لگتا تو ایسی پڑھنے سے نہ پڑھنا اچھا یہ بھی بے نمازی بنانے کی ایک شیطانی چال ہے۔ صحیح بات یہ ہے کہ نماز میں دل و دماغ کو بھی اللہ تعالیٰ کی طرف لگانا چاہئے اور دھیان میں اسی کو رکھنے کی کوشش کرنا چاہئے لیکن اس کے باوجود بھی اگر دماغ اِدھر اُدھر چلا جاتا ہے تب بھی نماز چھوڑنا نہیں چاہئے کچھ نہ سہی کم از کم اللہ کے پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اداؤں کی نقل تو ہے ہی اچھے کی نقل بھی اچھی ہوتی ہے اصل کے صدقے میں نقل بھی مقبول ہو جاتی ہے اور اللہ بہت بخشنے والا بڑا مہربان ہے۔

(۵) جگہ جگہ گاؤں شہر قصبوں محلوں اور بستیوں میں نمازی بنانے اور نمازیں اور دین کی ضروری باتیں سکھانے کیلئے، مہینے مہینے بھر کے یا ہفتے بھر کے کیمپ لگائے جائیں اور ان میں مولویوں عالموں کو مقرر کیا جائے جو وہاں آنے والوں کو نمازیں سکھائیں اور ان مولویوں کو اچھی اجرت بطور نذرانہ دی جائے اس کے علاوہ بھی مسجدوں کے اماموں اور بچوں کو دین کی تعلیم دینے والوں کو خوب خوشحال کیا جائے جو لوگوں کو دین سکھاتے ہوں اور مسجدوں کی دیکھ بھال کرتے ہوں ان میں نمازیں پڑھاتے ہوں یا اذان دیتے ہوں ایسے لوگوں کو خوش رکھنا اور ان پر خرچہ کرنا انکی خدمت کرنا ہر کار خیر میں خرچ کرنے سے زیادہ ثواب کا کام ہے۔ جو خدا کے گھروں کو آباد رکھیں انھیں آپ آباد رکھیے جو دین پھیلائیں انھیں آپ خوشحال کیجئے۔

اس کے علاوہ مسجدوں ہی میں بعد نماز مغرب آدھا ایک گھنٹے کے مدرسے، تعلیمی مجلسیں منعقد کی جائیں جن میں جو لوگ ابھی تک نمازیں یاد نہیں کر سکے انھیں نمازیں یاد کرائی جائیں اور جو قرآن نہ پڑھ سکتے ہوں انھیں قرآن پڑھایا جائے۔ اردو اور دینیات کی تعلیم بھی ہونا چاہئے، مسجدوں کے اماموں سے بھی یہ کام

لیا جاسکتا ہے انھیں بھی اچھے نذرانے دیئے جائیں جلسوں کانفرنسوں میں زیادہ خرچ کرنے کے بجائے ان سب کاموں کی طرف توجہ دی جائے تو دین وسنیت کا زیادہ فائدہ ہوگا۔

ایک ضروری بات یہ بھی جان لینا چاہیے کہ آجکل سنی مسلمانوں میں پیری مریدی وخانقاہی سلسلوں کے جھگڑے زوروں پر ہیں اس کی ایک خاص وجہ یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا ذکر کم ہونے لگا اپنے اپنے مولویوں، پیروں، بزرگوں کا ذکر جتنا ہونا چاہیے اس سے کچھ زیادہ ہونے لگا، ان کی تعریفوں میں لوگ حد سے آگے بڑھنے لگے ہیں، خدا اور رسول کی تعریف اور ان کے ذکر میں انہیں کوئی لذت اور مزہ نہیں رہ گیا ہر وقت جہاں بیٹھے ہیں اپنے اپنے بزرگوں ہی کا ذکر چھیڑ دیتے ہیں اور ان کی کرامتیں سنانے لگتے ہیں، صحیح بات یہ ہے کہ بزرگوں کو بھی یاد رکھنا چاہیے اور ان کی یادگاریں بھی منانا چاہیے لیکن چلتے پھرتے، اٹھتے بیٹھتے، سوتے جاگتے، کھاتے پیتے ہر وقت عام طور سے عادۃً پبلک لیبل پر اسٹیجوں وغیرہ سے زیادہ تعریف اور ذکر اللہ اور اس کے رسول کا ہی ہونا چاہیے اور یہی اصل اسلام ہے اور اسی کو سکھانے اور بتانے کے لئے انبیاء اور اولیاء اور بزرگ آئے ہیں۔

کچھ لوگ فالتو غیر ضروری یا کم ضروری باتوں میں ایک دوسرے سے بحث ومباحثے کرتے ہیں خود بھی الجھتے ہیں اور دوسروں کو بھی اُلجھاتے ہیں۔ فالتو باتوں کی پوچھا پاچھی میں لگے رہتے ہیں یہ سب لوگ بھی وہی ہوتے ہیں جن کا دھیان اللہ کی یاد اس کی عبادت اور اس کے ذکر وشکر اور اس کے قرآن کی تلاوت اور اس کے نبی پر درود پڑھنے میں نہیں لگتا خالی رہتے ہیں اور بے ضروری باتوں میں اپنا اور دوسروں کا وقت ضائع کرتے ہیں خدائے تعالیٰ ہر مسلمان کو ان کے شر سے محفوظ فرمائے اور ہم

سب کو زیادہ سے زیادہ وقت اپنے ذکر وشکر، نماز وعبادت، قرآن کی تلاوت میں گذارنے کی توفیق عطا فرمائے۔

قوم کے نمازی بننے اور نمازی بن کر رہنے کیلئے مسجدوں کا نظام درست رکھنا بھی ضروری ہے آج کل مسجدیں فتنے، فساد اور خرافاتوں کا اڈہ بنتی جارہی ہیں بھلے سچے نمازیوں کو مجبوراً کبھی کبھی مسجدیں چھوڑنا پڑجاتی ہیں ہر آدمی اپنی اپنی چلانے کی کوشش کرتا ہے خاص کر امام اور مقتدیوں کے درمیان دوری بڑھتی جارہی ہے اس کی خاص وجہ یہ ہے کہ ہر شخص ایک دوسرے کی کمیاں خامیاں ٹٹولتا دیکھتا ان کا چرچا کرتا ہے خود اپنی غلطیاں کوتاہیاں کسی کو نظر نہیں آتیں۔

میں کہتا ہوں تھوڑی بہت کمیاں سب میں ہوتی ہیں دنیا ایک دوسرے کو نباہنے دوسروں کی خراب باتوں اور عادتوں کو برداشت کرنے اور ان پر صبر کرنے کا نام ہے اور دنیا کا نظام تبھی چل سکتا ہے جب ہم آپس میں اپنے ماں باپ، بال بچوں، رشتے داروں، پڑوسیوں اماموں اور مقتدیوں کی ان باتوں کو بھی برداشت کریں جو ہمارے مزاج کے خلاف ہیں ہاں اگر شرعی خامیاں ہوں تو مناسب طریقے سے اُن کا تدارک کریں لڑائی جھگڑوں فتنوں اور فساد کے ذریعے نہیں میں نے اس بارے میں خدائے تعالیٰ کی توفیق سے ایک باقاعدہ کتاب لکھی ہے جس کا نام ہے ''امام اور مقتدی'' اس کو پڑھنا اور دوسروں کو پڑھوانا نہایت ضروری ہے۔ حاصل کر کے احباب اور دوسروں کو تحفے میں دینی کتابیں دینے کا ماحول بنائیے بڑے ثواب کا کام ہے۔

میں نے دیکھا کہ کسی مسجد میں باقاعدہ خوب اہتمام کے ساتھ پانچوں وقت جماعت کی پابندی ہورہی ہے امام صاحب بھی کافی حد تک مناسب ہیں اور بعض بعض جگہ تو بہت خوب اچھے عالم، قابل اور باسلیقہ ہیں نماز باجماعت کی رونق اس کا حسن اور

چمک دیکھ کر ابلیس، شیطان کے پیٹ میں مروڑ پیدا ہوتی ہے وہ نمازیوں ہی میں سے کسی کے پیٹ اور دماغ میں گھس کر اپنی جگہ بناتا ہے اور امام صاحب کا مخالف بنا کر وہ کام کرتا ہے کہ پھر اس نمازی کے ہوتے ہوئے شیطان کی ضرورت نہیں رہتی وہ حاجی نمازی نماز پڑھتے میں بھی یہی سوچتا ہے کہ امام صاحب کے مخالف اور اپنے ساتھی کیسے بڑھاؤں بھلے سے مسجد ویران ہو لیکن امام صاحب کا نکلنا ضروری ہے۔ دنیا ناراض ہو لیکن شیطان تو خوش ہو ہی جائے گا۔

اس سلسلے میں ایک بات یہ بھی جان لینا چاہئے کہ مسجدوں میں نمازیوں کی ضرورتوں اور سہولتوں کیلئے، امام اور مؤذن وغیرہ کی تنخواہ نذرانے اور انکی مدد میں جو روپیہ خرچ ہوتا ہے اس میں ہر کار خیر سے زیادہ ثواب ہے اور مسجدوں کو آباد رکھنا اسلام میں سب سے اچھا کام ہے کچھ لوگوں کو اماموں مؤذنوں کی آمدنی بہت کھلتی ہے انھیں خوشحال دیکھنا انھیں گوارہ نہیں کوئی لکھ پتی بنے کروڑ پتی یا ارب پتی کہیں کوئی ذکر نہیں لیکن کسی بے چارے غریب مسجد کے امام کو نکاح پڑھانے کے بدلے میں اگر کسی دن ہزار پانچ سو مل گئے تو متولی صاحب سے لیکر مقتدیوں تک ہر جگہ چرچا ہے اور کئی لوگوں کے پیٹ میں درد ہونے لگتا ہے جب تک مسجد یا مدرسے کے نام سے بٹوارہ نہ کرلیں انھیں رات کو نیند نہیں آئیگی۔ کیا حال ہو گیا ہماری قوم کا خود اپنے ہی پیشواؤں دین کے رہبروں سے یہ جلنے گلے اور انکے کھانے پینے پہننے اور اوڑھنے انکے کلیجوں میں چبھنے لگے۔

۶۔ نمازی بننے کیلئے سب سے زیادہ ضروری یہ ہے کہ جس کیلئے نماز پڑھی جاتی ہے اسی خدائے قادر و قیوم سے رو رو کر دعا کریں کہ یا اللہ تو مجھ کو نمازی بن کر رہنے اور نمازی بن کر مرنے کی توفیق عطا فرما اور جب کسی وقت کی نماز پڑھ لیں تو فوراً اس کے بعد جو دعا مانگتے ہیں اس میں یہ دعا بھی شامل کرلیں۔

اے اللہ جس طرح تو نے یہ نماز پڑھنے کی توفیق وطاقت عطا فرمائی ایسے ہی آئندہ بھی مجھ سے نماز پڑھوالے۔ وہ ایسا رحیم وکریم پروردگار ہے کہ خود ا ہی اپنے بندوں کو اپنی عبادت اپنے ذکر وشکر کی توفیق دیتا ہے پھر خود ہی اس پر ثواب وجزا عطا فرماتا ہے اور اپنے کرم سے قبول فرماتا ہے اور سب کچھ اسی کا ہے اسی تک ہے اُسی سے ہے اس کے سوا نہ کوئی معبود نہ مقصود نہ مشہود اور نہ موجود اور اس کے سوا یعنی اس سے ہٹکر اس سے دور ہوکر کوئی کچھ بھی نہیں جو اُس کا ہے وہی سب کچھ ہے اور جو اس کا نہیں وہ کچھ بھی نہیں اس کی ذات کی کوئی حد نہیں اس کی حقیقت سے پورے طور پر کوئی واقف نہیں۔ عقل اسکی حقیقت کو پا نہیں سکتی اور اس کی ذات عقل میں آ نہیں سکتی اور اللہ وہ ہے جو موت وفنا سے بالکل پاک ہے اور ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا اور اللہ والے وہ ہیں جو موت وفنا کے بعد بھی زندہ ہیں اپنے ذکر وفکر اور عبادت کرنے والوں کو وہ ایسے ہی مرتبے عطاء فرماتا ہے اور کثرت سے نماز پڑھنے والوں کو اپنے قرب اور نزدیکی سے نوازتا ہے۔

بے شمار اَن گِنت درود وسلام نازل ہوں اس کے محبوب پیغمبر و پر جو سب نماز پڑھنے والوں اور اللہ کا ذکر کرنے والوں کے سردار آقا اور پیشوا ہیں۔ ان کی آل اور اصحاب سب انبیاء اور اولیاء پر جو مخلوق میں سب سے زیادہ اللہ کا ذکر کرنے والے ہیں۔

نوٹ: اس کتاب کو خوب زیادہ سے زیادہ چھپوا کر تقسیم کر یا خرید کر۔ یا کم از کم دس پانچ فوٹو کاپیاں کرا کر اپنے دوستوں کو ضرور دیں۔

रसूले पाक की एक प्यारी सुन्नत

हदीस शरीफ़ में है हज़रत आइशा सिद्दीक़ा रजियल्लाहु तआ़ला अन्हा फ़रमाती हैं:

”كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّم يَذْكُرُ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ اَحْيَانِه“

रसूलुल्लाह सल्लल्लाहु तआ़ला अलैहि वसल्लम हर वक़्त अल्लाह का ज़िक्र करते रहते थे। हर मुसलमान भाई से गुज़ारिश है कि वह हुज़ूर की इस सुन्नत को अपनाए और चलते फिरते, उठते बैठते, खाते पीते, सोते जागते हर वक्त ज़्यादा से ज़्यादा अल्लाह का ज़िक्र करने की आदत डाले। या अल्लाह या अल्लाह कहते रहें।

Rs. 20.00

ISLAMI KUTUB KHANA

P.O. Dhaunra, Distt. Bareilly (U.P.) Pin: 243201
Mobile: 9319295813, 8899240400